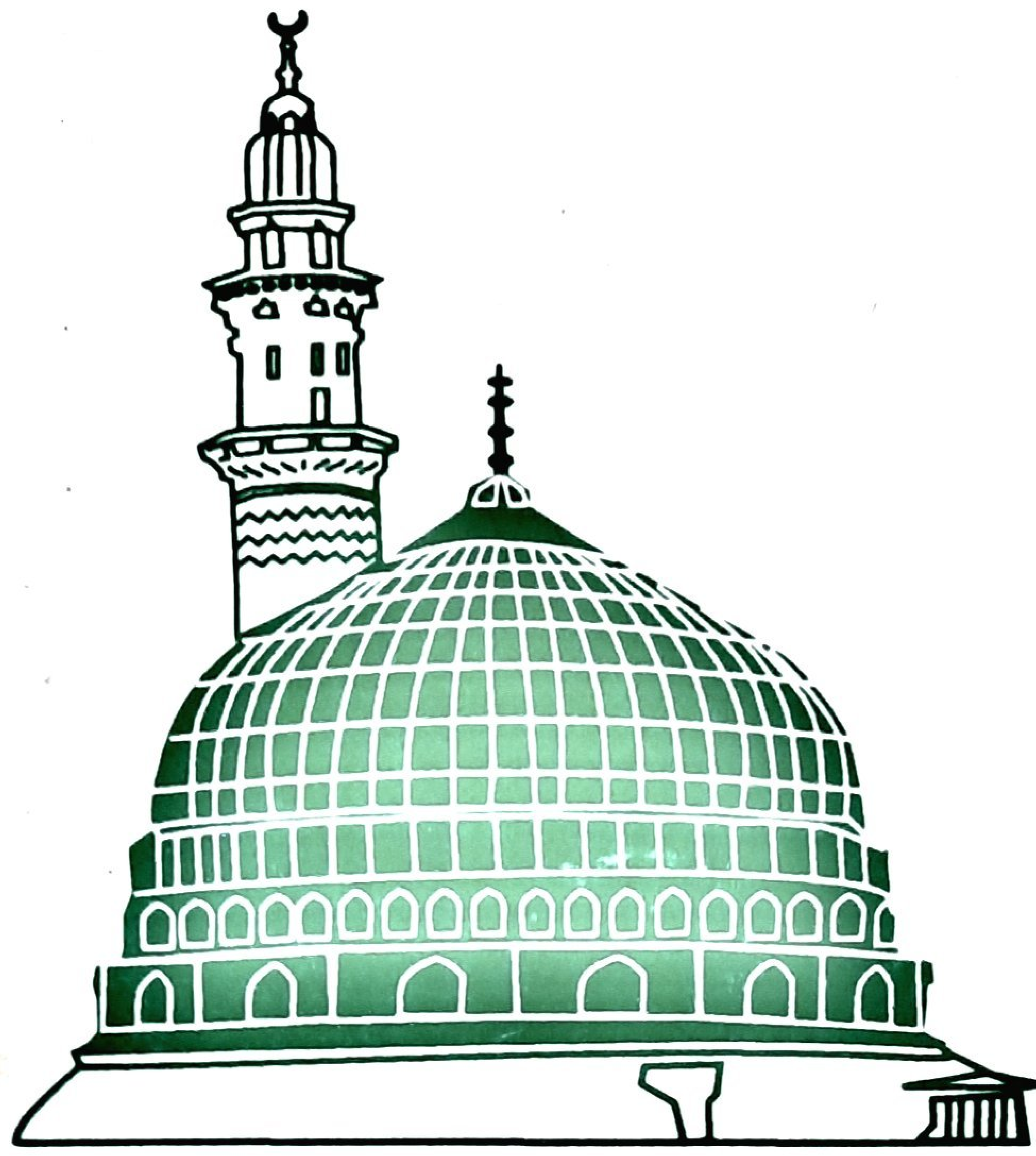


تصور حیات بعد الموت

(تصور زیست بعد از مرگ)

Ideology of Life After Death

جامع ومرتب:

حافظ سید احمد محی الدین حسینی قادری زاہد

کامل الفقہ جامعہ نظامیہ و P.hd.

ریسرچ اسکالر جامعہ عثمانیہ حیدرآباد الہند۔

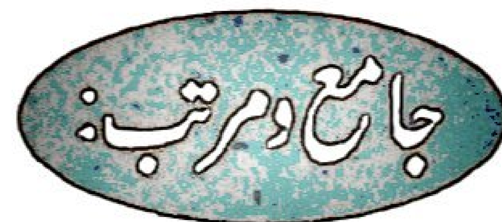
Scanned by TapScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصور حیات بعد الموت

(تصور زیست بعد از مرگ)

Ideology of Life After Death



حافظ سید احمد محی الدین حسینی قادری زاہد

کامل الفقہ جامعہ نظامیہ و P.hd.

ریسرچ اسکالر، جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد الہند۔

Scanned by TapScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصور حیات بعد الموت

(تصور زیست بعد از مرگ)

مقدمہ:

اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ اس نے مجھے اس عنوان پر کچھ تحریر کرنے کی توفیق عطا کی اور مجھے اللہ تعالیٰ سے یہ اُمید ہے کہ وہ قلم کو اس عنوان کے حق ادا کرنے کی صلاحیت عطاء فرمائیگا۔

بعث بعد الموت پر تو بہت ساری کتابیں لکھی گئیں اور لکھی جائیں گی کیونکہ بعث بعد الموت ارکان ایمان سے ہے لیکن میں نے ارادہ کیا کہ ایک ایسا رسالہ تحریر کروں جو حیات بعد الموت کے تصور پر مشتمل اور مدلل ہو کیونکہ حیات بعد الموت پر اسی وقت عقیدہ مضبوط ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی قدرت پر کامل یقین ہو یعنی حیات بعد الموت کے عقیدہ کی مضبوطی کا دارومدار اللہ تعالیٰ کی قدرت پر کامل یقین رکھنے پر ہے کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ عدم کو وجود نہ بخشے تب تک اس شئی کا وجود محال ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات پاک پر کامل یقین رکھتے ہوئے میں نے اس عنوان پر لکھنے کی جسارت کی اور اس یقین کے ساتھ کے وہ مجھے نامراد نہیں کریگا اور حضور پاکؐ کے صدقہ اور طفیل یہ قلم اپنی انتہاء کو پہنچے گا۔ کیونکہ یہ وہ تصور ہے کہ جسے ماڈرن سائنس بھی ثابت کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری اس سعی کو قبول فرمائے۔ (آمین)

Scanned by TapScanner

تصور حیات بعد الموت کا ثبوت قرآن مجید کی متعدد آیات پاک سے

① ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ (سورہ البقرہ آیت ۵۶)

ترجمہ: پھر ہم نے تمہیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا شائد کہ تم شکر کرو۔

۲) جب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے اللہ تعالیٰ کو ظاہرا دیکھنے کا مطالبہ کیا تو انہیں ایک کڑک نے آپکڑا اور وہ سب ہلاک ہو گئے اس کے بعد اللہ تعالی نے انہیں دوبارہ زندہ کیا اور فرمایا کہ ہم نے تمہیں موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا تا کہ تم شکر کرو۔

نکتہ: اس آیت مبارکہ میں حیات بعد الموت پر شکر ادا کرنے کی تلقین کی جارہی ہے اگر حیات بعد الموت کا تصور نہ ہوتا تو شکر ادا کرنے کی تلقین بھی نہ کی جاتی۔

② فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾

(سورہ البقرآیت ۷۳)

ترجمہ: پھر ہم نے ان سے کہا کہ گائے کے گوشت کے ٹکڑے سے اسے مارو اسی طرح اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور اپنی قدرت کی نشانیاں تمہیں دکھاتا ہے تا کہ تم عاقل ہو جاؤ۔

اس آیت مبارکہ میں ایک مقتول کا ذکر ہو رہا ہے اسے کسی نے قتل کر دیا اور لوگوں کو قاتل کا پتہ نہیں چل رہا تھا تو اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ کو حکم فرمایا کہ یہ لوگ ایک گائے ذبح کریں اور اس کے گوشت کے ایک حصہ سے اس مقتول کے جسم پر ماریں وہ دوبارہ باحیات ہوگا اور اپنے قاتل کا نام بتائے گا۔ اور ہوا ایسا ہی روایت کے الفاظ ہیں کہ:

ضَرَبُوْهُ بَفَخْذِهَا فَحَيَّ، فَمَارَادَ عَلٰى اَنْ قَالَ قَتَلَنِىْ فُلَان " ثُمَّ عَادَ فَمَاتَ

(تفسیر درمنثور)

ترجمہ: انہوں نے اسے گائے کی ران کے ایک حصہ سے مارا تو وہ زندہ ہوا اور اتنا کہا کہ مجھے

Scanned by TapScanner

فلاں نے قتل کیا ہے اور دوبارہ مر گیا۔

نکتہ: اس آیت مبارکہ میں تصور حیات بعد الموت علانیہ طور پر دیا جا رہا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالی فرما رہا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی قدرت کی نشانیاں تمہیں دکھادی ہے تا کہ تم عاقل بنو، یعنی اس آیت میں حیات بعد الموت کو اپنی قدرت کی نشانی خود اللہ تعالی نے فرمایا۔

نکتہ: اسی واقعہ کے سبب لحم البقرۃ (گائے کے گوشت) کو لحم الحیاۃ بھی کہتے ہیں۔

③ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا
ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾
(سورۃ البقرۃ، آیت ۲۴۳)

ترجمہ: کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں سے موت سے بچنے نکلے پھر اللہ نے ان سے کہا مر جاؤ پھر انہیں دوبارہ زندہ کیا بیشک اللہ لوگوں پر فضل فرماتا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

تشریح: اس آیت مبارکہ میں ان لوگوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جو واسط سے قریب ایک بستی داوردان میں رہتے تھے اس علاقہ میں طاعون نے اپنا زور دکھایا تو کچھ تو اسی مقام پر رکے رہے اور کچھ لوگ وہاں سے موت سے بچنے کیلئے دوسرے مقام کی طرف روانہ ہوئے۔ جن کی تعداد تقریباً ۴ ہزار تھی اور جب وہ اس مقام کی ایک وادی میں دو پہاڑوں کے درمیان مقیم ہوئے تب اللہ تعالیٰ نے اوپر کی طرف سے ایک فرشتہ کو اور نیچے کی طرف سے ایک فرشتہ کو روانہ کیا پھر ان سے کہا گیا تم سب مر جاؤ تو وہ سب مر گئے اس مقام سے ایک مرتبہ اللہ کے نبیؑ حضرت حزقیلؑ کا گذر ہوا جب انہوں نے ان ڈھانچوں کو دیکھا تو حیرت سے دیکھتے کھڑے

Scanned by TapScanner

رہ گئے پھر اللہ تعالی نے حضرت حزقیلؑ کی طرف وحی فرمائی کہ وہ اس طرح ان ہڈیوں کو آواز دیں!

اے ہڈیو اللہ تمہیں اکٹھا ہونے کا حکم فرماتا ہے تو وہ تمام ہڈیاں جڑ کر ایک ڈھانچہ کی شکل اختیار کر گئیں پھر اللہ تعالی نے انہیں حکم فرمایا کہ ان ڈھانچوں سے کہیئے کہ اللہ تمہیں گوشت پہننے کا حکم دیتا ہے تو ان پر گوشت چڑھ گیا پھر اللہ تعالی نے انہیں حکم فرمایا کہ آپ ان کے جسموں سے کہیئے اللہ تعالیٰ تمہیں زندہ ہونے کا حکم فرماتا ہے تو وہ سب زندہ ہو اٹھے۔ اور جب اٹھے تو ان کی زبان پر یہ کلمات تھے۔

سُبۡحَانَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمۡدِكَ لَاۤاِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ

نکتہ: یہ آیت مبارکہ حیات بعد الموت کا واضح ثبوت ہے کہ اللہ تعالی انہیں موت دینے کے بعد دوبارہ زندہ فرمایا اور اسے اپنے فضل سے تعبیر فرمایا۔

نکتہ: حضرت ابراھیمؑ کا واقعہ کہ جس میں پرندوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کرنے کا ذکر ہے اور اس آیت مبارکہ میں حضرت حزقیلؑ کا واقعہ مردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کرنے کا ہے یہ دونوں آیات قابل توجہ ہیں اس لئے کہ اگر اللہ تبارک وتعالیٰ چاہتا تو بذات خود پرندوں اور ان مردوں کو زندہ فرمادیتا لیکن اس نے کبھی ابراھیمؑ تو کبھی حزقیلؑ سے ان پرندوں اور مردوں کو زندہ کرنے کیلئے اپنی طرف سے بطور حکم کے فرمایا تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے مردوں کو زندہ کرنے کا اختیار عطا فرماتا ہے جو حکم خداوندی پر موقوف رہتا ہے۔

④ وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ يُّقۡتَلُ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتٌ ؕ بَلۡ اَحۡيَآءٌ وَّلٰـكِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ

(سورہ البقرہ آیت ۱۵۴)

راہ خدا میں جنہیں قتل کیا گیا انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

Scanned by TapScanner

تشریح: یہ حیاۃ الشھداء سے متعلق مشہور آیت مبارکہ ہے اور تصور حیات بعد الموت کے سلسلہ میں ایک مضبوط دلیل ہے کہ جن کی حیات کا ذکر خود رب کائنات فرما رہا ہے اور یہ بھی بتا رہا ہے کہ لوگوں کو اس کا شعور نہیں۔ اور انہیں مردہ کہنے سے روک دیا ہے۔

یقیناً اگر بعض کو شعور ہوتا تو وہ اس عقیدہ کو مختلف فیہ نہ بناتے۔

نکتہ: کہیں اللہ تعالی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ

ترجمہ: راہ خدا میں مارے گئے حضرات کو تم مردہ نہ سمجھو۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۶۹)

نوٹ: اس آیت مبارکہ میں انہیں زبان سے مردہ کہنا تو دور انہیں مردہ تصور کرنے اور سمجھنے سے بھی منع کیا جا رہا ہے۔

5 اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ

(سورۃ البقرۃ، آیت ۲۵۹)

اس آیت میں حضرت عزیزؑ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ ایک مرتبہ بیت المقدس کی طرف جاتے ہیں ساتھ میں ایک گدھا ہے۔ اور تھیلی ہے کہ جس میں انجیر اور انگور ہیں آپ ایک سایہ دار مقام پر بیٹھ کر انگور کا رس پیالہ میں نکالتے ہیں اور ایک سوکھی روٹی اس پیالہ کے رس میں بھیگنے کیلئے ڈال دیتے ہیں اور کچھ دیر کے لئے لیٹ جاتے ہیں تو اچانک ایک گھر پر نظر پڑتی ہے جس میں رہنے والوں کی کچھ بوسیدہ ہڈیاں ہیں یہ دیکھ کر فرماتے ہیں "اَنّٰى يُحْيِيْ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا" اللہ انہیں موت دینے کے بعد کیسے زندہ کریگا۔

تب اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو روانہ فرماتا ہے جو حضرت عزیزؑ کی روح قبض کرتا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ آپ کو سو سال تک وفات دیتا ہے پھر انہیں دوبارہ زندہ کر کے پوچھا جاتا ہے کہ تم

Scanned by TapScanner

کتنی مدت اس حالت میں رہے؟ جواب دیتے ہیں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ظہر کے قریب وفات دی اور دن کے آخری حصہ میں دوبارہ زندہ کیا اس پر فرشتہ نے کہا آپ سو سال تک اس حالت میں رہے لیکن اپنی سوکھی روٹی اور عرق انگور کو دیکھیئے نہ خراب ہوئے اور نہ متغیر۔

نکتہ: وَانۡظُرۡ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمۡ يَتَسَنَّهۡ اَلۡخ

اللہ کے برگزیدہ بندوں کے ساتھ جو چیز ہوتی ہے وہ بھی ایک عرصہ گذرنے پر خراب نہیں ہوتی تو ذرا غور کریں کہ ان اصحابؓ کے مبارک جسم کیسے خراب ہو سکتے ہیں۔

نوٹ: اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے نبیؑ اور ان کی سواری کے حیات بعد الموت کا ذکر فرمایا ہے

نکتہ: حیات بعد الموت کا تصور نہ ہوتا تو حضرت عزیزؑ ''اَنّٰى يُحۡىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعۡدَ مَوۡتِهَا'' یعنی اللہ تعالیٰ انہیں مرنے کے بعد کیسے زندہ فرمائیگا' نہ فرماتے۔

نکتہ: جس عمر میں آپؑ کی وفات ہوئی اس عمر میں آپؑ کو زندہ کیا گیا

جب یہ کیفیت حضرت عزیرؑ نے دیکھی تو فرمایا: اَعۡلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ" میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

نوٹ: جیسا کہ ہم نے پہلے ہی ذکر کر دیا کہ تصور حیات بعد الموت پر عقیدہ کا دارومدار اللہ رب العزت کی قدرت پر کامل یقین سے متصل ہے۔

(6) وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِىۡ كَيۡفَ تُحۡىِ الۡمَوۡتٰى ط

(سورۃ البقرۃ، آیت ۲۶۰)

ترجمہ: اور جب ابراہیمؑ نے فرمایا اے میرے رب تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے مجھے دکھا

Scanned by TapScanner

تو اللہ تعالی نے فرمایا آپ کو یقین نہیں؟ ابراہیمؑ نے فرمایا میرے دل کے اطمینان کیلئے۔

تشریح: اس آیت مبارکہ میں پرندوں کی حیات بعد الموت کا ذکر ہو رہا ہے جب حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے مردہ کو زندہ ہوتا ہوا دیکھنے کا معروضہ رکھا تو اللہ تعالی نے انہیں چار پرندے لینے کا حکم دیا اور پرندوں کو ذبح کرنے کا حکم دیا تو حضرت ابراہیمؑ نے ان پرندوں کے سر پیر اور بازو کاٹے اور پہاڑ پر جا کر ان کے گوشت، خون اور پر رکھ دیئے اور آواز دی اے ٹوٹی ہوئی ہڈیو، اے بکھرے ہوئے گوشت اور اے ٹوٹی ہوئی رگو! اکھٹا ہو جاؤ اللہ تعالی تم میں تمہاری روح لوٹا رہا ہے پھر کیا تھا ہڈی ہڈی سے جڑ گئی اور پر پر سے جا ملے اور بہتا ہوا خون خون سے جا ملا یہاں تک کہ وہ اپنے خون گوشت اور پر کے ساتھ پرندہ کی شکل اختیار کر گیا تب اللہ تعالی نے فرمایا:

فَيَجْتَمِعُ مَنْ فِي الْاَرْضِ مِنَ الْقَتْلٰى وَالْمَوْتٰى كَمَا اجْتَمَعَتْ اَرْبَعَةُ اَطْيَارٍ مِنْ اَرْبَعَةِ جِبَالٍ۔

جو زمین میں مقتولین اور مردہ ہیں وہ ایسے ہی اکھٹا ہوں گے جیسے یہ چار پرندے چار پہاڑوں پر سے آ کر اکھٹا ہوئے۔

نوٹ: اگر حیات بعد الموت کا تصور نہ ہوتا تو حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالی سے احیاء موتی (مردہ کو زندہ کرنے کا) معروضہ نہ رکھتے۔

(7) وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ج (سورہ آل عمران آیت ۴۹)

اور اللہ کے حکم سے میں مردوں کو زندہ کرتا ہوں۔

تشریح: اس آیت مبارکہ میں حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کے ذکر کے ضمن میں ایک خاص معجزہ کا ذکر کیا جا رہا ہے جو احیاء الموتی یعنی مردوں کو زندہ کرنا ہے کہ آپؑ اللہ کے حکم سے

Scanned by TapScanner

مردوں کو زندہ فرماتے تھے۔

مثلاً ایک دن آپ ایک ایسے مقام سے گذرے کہ یہاں ایک عورت قبر کے پاس بیٹھ کر رو رہی ہے آپؑ نے اس سے رونے کا سبب دریافت کیا تو وہ کہنے لگی میری ایک بیٹی مرگئی اور اس کے سوا میری کوئی اولاد نہیں ہے تو حضرت عیسیٰؑ نے اپنی عادت مبارکہ کے مطابق دو رکعت نماز پڑھی اور پھر یہ آواز دی

اے فلانہ رحمٰن کی اجازت سے اٹھ جا اور باہر نکل آ اس کے ساتھ ہی قبر حرکت کرنے لگی پھر دوسری بار آپؑ نے آواز دی تو قبر میں دراڑ پڑگئی اور جب تیسری بار آپؑ نے آواز دی تو وہ لڑکی اپنی قبر سے مٹی ہٹاتے ہوئے باہر نکلی اور کہنے لگی اے ماں مجھے موت کی تکلیف کا دو مرتبہ مزہ چکھانے پر کس نے ابھارا اے ماں صبر کیجئے دنیا میں میرا کوئی کام نہیں۔

پھر وہ حضرت عیسیٰؑ سے کہتی ہے کہ اے روح اللہ میرے رب سے سوال کیجئے کہ وہ مجھے دوبارہ اخروی دنیا میں لوٹا دے اور موت کی تکلیف کو مجھ پر آسان کردے تو آپؑ اللہ تعالیٰ سے دعا فرماتے ہیں تو اس کی روح قبض کرلی جاتی ہے اور پھر قبر کی مٹی دوبارہ برابر ہو جاتی ہے۔

(تفسیر در منشور)

نکتہ: اس آیت مبارکہ میں حیات بعد الموت کو حضرت عیسیٰؑ کے ایک خاص معجزہ کی شکل میں بیان کیا گیا ہے۔

Scanned by TapScanner

حضرت حافظ ابوبکر بن ابوالدنیاؒ کی کتاب ''من عاش بعد الموت'' سے کچھ اقتباس

۲۰۸ھ تا ۲۸۱ھ

ا۔عبدالملک بن عمری ربعی بن خراش سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم تین بھائی تھے اور ہم میں زیادہ عبادت گذار، روزہ دار اور فضیلت والا ہمارا منجھلا بھائی تھا اور میں کسی کام سے جا کر جب گھر آیا تو میرے گھر والوں نے کہا بھائی کے پاس جاؤ وہ حالت موت کے قریب ہے میں تیزی سے اس کے پاس گیا لیکن وہ مر چکا تھا۔اور کپڑا اس پر اڑا دیا گیا تھا میں اس کے سرہانے بیٹھ کر رونے لگا لیکن کچھ ہی لمحوں میں اس نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور چہرہ سے کپڑا اہٹایا اور کہا السلام علیکم تو میں نے سوال کیا

اے بھائی کیا موت کے بعد بھی حیات ممکن ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں اور کہا میں اپنے ایسے رب سے ملا ہوں جو غضبناک نہیں ہے اور اس نے مجھے ریشم کے سبز کپڑے پہنائے اور اس نے تین مرتبہ یہ کہا کہ میں نے تمہارے گمان سے زیادہ آسان اپنے معاملہ کو پایا اور تین بار یہ کہا کہ عمل کرو دھوکہ میں نہ رہو اور میری ملاقات اللہ کے رسولؐ سے ہوئی اور میں نے قسم کھائی ہے کہ ان کے پاس جا کر رہوں گا۔میری تجہیز و تکفین میں جلدی کرو تو میں نے کہا کہ میرے بھائی کی تجہیز و تکفین میں جلدی کرو۔

نوٹ : اس واقعہ کی خبر جب حضرت عائشہ صدیقہؓ کو ہوئی تو آپؓ نے اس کی تصدیق کی اور فرمایا: كُنَّا نَسْمَعُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَوْتِهٖ

ترجمہ : ہم سنا کرتے تھے کہ اس امت کا کوئی شخص اپنی موت کے بعد بات کرے گا۔

نکتہ : غور کریں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اس واقعہ کی تصدیق فرمائی انکار نہ فرمایا اور دوبارہ اس انسان کو حیات عطا کئے جانے کا مقصد بھی عیاں ہے کہ یہ ایک پیغام ہمیں

Scanned by TapScanner

دینا چاہتا تھا کہ عمل کرو دھوکہ میں نہ رہو اور حیات بعد الموت کا تصور اس دور میں بھی تھا۔

نوٹ : سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے اور اسے ابونعیم نے الکلیۃ میں بھی بیان فرمایا ہے۔

۲۔ جب حضرت ہارونؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی طرف وحی فرمائی کہ آپ اور ہارونؑ اور ہارونؑ کے فرزند ایک پہاڑ کے غار میں چلے جائیں تو میں ہارونؑ کی روح قبض کرلوں گا۔ تو موسیٰؑ اور ہارونؑ اور ان کے فرزند بحکم خداوندی چل پڑے اور جب غار پر پہنچے اور اس میں داخل ہوئے تو ایک تخت دیکھا جس پر حضرت موسیٰؑ لیٹے اور پھر اٹھ گئے اور فرمایا اے ہارونؑ کیا ہی اچھا مقام ہے یہ پھر جیسے ہی ہارونؑ اس پر لیٹے تو آپؑ کی روح قبض کرلی گئی۔ پھر حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کے فرزند غمگین حالت میں بنی اسرائیل کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا ہارونؑ کہاں ہیں آپ نے فرمایا وہ وفات پاچکے ہیں تو بنی اسرائیل نے کہا آپ نے انہیں قتل کر ڈالا آپ کو تو پتہ تھا کہ ہم ان سے کتنی محبت کرتے ہیں اس پر ان سے موسیٰؑ نے فرمایا ہائے تمہاری ہلاکت میں نے تو اللہ تعالیٰ سے انہیں بطور وزیر مانگا تھا اور اگر میں ان کے قتل کا ارادہ کرتا تو کیا ان کے فرزند مجھے چھوڑ دیتے تو وہ کہنے لگے کہ نہیں آپ ہی نے قتل کیا ہے کیونکہ (معاذ اللہ) آپؑ ہم سے اور ان سے حسد کرتے تھے اس پر آپ نے ان میں سے ستر لوگوں کو چنا اور انہیں لے کر چلے اور راستہ میں دو آدمی بیمار ہوگئے لیکن حضرت موسیٰؑ اور ابن ہارونؑ اور بنی سرائیل غار تک پہنچے تو حضرت موسیٰؑ نے فرمایا یَا هَارُوْنُ مَنْ قَتَلَكَ اے ہارون آپ کو کس نے قتل کیا؟ تو حضرت ہارونؑ بول اٹھے مَاقَتَلَنِیْ اَحَدٌ وَلٰکِنِّیْ مِتُّ۔ (مجھے کسی نے قتل نہیں کیا میں طبعی وفات پایا ہوں)

پھر بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ سے مطالبہ کیا کہ آپؑ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں نبی بنادے تو اچانک انہیں اور ان دو آدمیوں کو جو راستہ میں بیمار ہوگئے تھے ان سب کو عذاب

Scanned by TapScanner

الٰہی نے آ پکڑا اور سب مر گئے تو حضرت موسیٰؑ دعا کرنے لگے۔

لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ

(سورہ اعراف ۱۵۵)

دعاء موسیٰؑ کے سبب اللہ تعالیٰ نے ان سب کو دوبارہ زندہ فرمایا

نکتہ: اس آیت مبارکہ میں حیات بعد الموت کے دو واقعہ بیان ہوئے ایک حضرت ہارونؑ کا اور دوسرا نافرمان بنی اسرائیل کا۔

نکتہ: جب لوگ حضرت موسیٰؑ پر حضرت ہارونؑ کے قتل کا الزام لگا رہے تھے تو ابن ہارونؑ کیوں خاموش تھے؟

جواب اس کے سوا کچھ نہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ کے ذریعہ حیات دے کر بنی اسرائیل کو اپنی قدرت اور حضرت موسیٰؑ کی برأت ظاہر کرنا چاہتے تھے۔

(یہ روایت تفسیر درمنشور میں بھی ہے)

۴) سیرۃ ضیاء النبی میں آپؐ کا مردہ بچی کو زندہ کرنیکا یہ واقعہ۔

ایام جاہلیت میں لوگ پیدا ہونے والی بچیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے آمد اسلام کے بعد ایک ماں باپ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں اے اللہ کے رسولؐ ہم نے ایام جاہلیت میں اپنی بچی کو زندہ درگور کر دیا تھا اور اب ہمیں اپنی غلطی پر پچھتاوا ہے ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہماری لڑکی کو دوبارہ زندہ فرمادیں تاکہ ہم اس کی اچھی سے پرورش کر سکیں اس کے بعد حضور پاکؐ نے ان کے ساتھ قبرستان تشریف لے جاتے ہیں اور قبر سے اس بچی کو زندہ فرماتے ہیں اور ایک سوال پوچھتے ہیں اے لڑکی یہ تیرے ماں باپ ہیں تجھے لینے آئے کیا تو ان کے ساتھ جانا پسند کریگی یا یہیں رہنا پسند کریگی تو وہ لڑکی عرض کرتی ہے کہ اے اللہ کے رسول میں یہاں رہنا پسند کرتی ہوں کیونکہ میں نے اپنے رب کو ماں اور باپ سے زیادہ

Scanned by TapScanner

مہربان پایا ہے۔

بلکہ غور کریں کہ آخر چھوٹی سی قبر میں نہ جانے اس لڑکی کو اللہ تعالیٰ کی کیا رحمتیں اور نعمتیں نصیب ہو رہی تھیں کہ وہ اس دنیا میں آنا گوارہ نہیں کر رہی تھی بے شک اللہ تعالیٰ ماں باپ سے زیادہ رحم فرماتا ہے (سکب العبرات للموت والقبر والسکرات)

نوٹ : جو ہستی دوسروں کو زندہ کردے تو خود ان کی حیات کا کیا عالم ہوگا ملاحظہ فرمائیں۔



حیاۃ الانبیاء و رسل علیہم السلام

نوٹ : یہاں حیات سے مراد افعال حیات ہیں ۔(جیسے کھانا' پینا' چلنا' پھرنا وغیرہ)

(۱) معراج کی شب مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاءؑ و رسلؑ کا اجتماع اور حضور پاکؐ کی امامت میں نماز کی ادائیگی۔ حیاۃ الانبیاءؑ و رسلؑ کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

۲) کہیں حضور پاکؐ کا یہ فرمانا کہ معراج کی شب میں نے حضرت موسیٰؑ کو اپنی قبر میں نماز ادا کرتے دیکھا۔ ''اَنَّ النَّبِیَّ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِہٖ مَرَّ عَلٰی مُوْسٰی وَ ھُوَ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ (رواہ مسلم' انباء الاذکیاء)

نوٹ : یہ ایک مخصوص حیات ہے کہ جسکا انکار کوئی کر نہیں سکتا اس لئے کہ یہ خدا کی عطاء کی ہوئی حیات ہے جس کی قدرت سے ہر ناممکن ممکن ہو جاتا ہے۔

۳) وَاعْلَمُوْآ اَنَّ فِیْکُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ط (سورۃ الحجرات آیت ۷)

ترجمہ: جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ﷺ موجود ہیں۔

نکتہ : جب جب آیت کے اس حصہ کا ترجمہ کیا جائیگا تب تب یہی کہا جائیگا کہ اللہ کے

Scanned by TapScanner

رسول ہیں اور تھے کوئی نہیں کہہ سکتا اسی طرح اذان کہ جب جب مؤذن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً
رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے گا تو ترجمہ یہی ہوگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور
جب جب تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِيُّ پڑھا جائیگا تو یہی ترجمہ ہوگا کہ اے نبیؐ
آپ پر سلامتی ہو۔

نکتہ : اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِيُّ یعنی اس میں **ك** مخاطب کی ضمیر پھر اوپر سے
اَیُّھَا حرف ندا یہ دونوں بالترتیب صرف ضمیر اور حرف ندا ہی نہیں بلکہ حضور پاکؐ کی حیات
مبارکہ کی یقین دھانی کرانے والے ہیں۔

جس طرح سوہ یٰسین شریف قرآن کا دل ہے اسی طرح نبی پاکؐ ساری کائنات کا دل ہیں
یعنی جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے۔

۴) وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾

(سورۃ النساء آیت ۶۴)

ترجمہ : اور اگر یہ لوگ جب ظلم کر بیٹھیں تو آئیں گے آپ کے پاس اللہ سے مغفرت
طلب کرتے ہوئے اور ان کیلئے اللہ کے رسول مغفرت طلب فرمائیں تو وہ اللہ تعالیٰ کو خوب
توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پائیں گے۔

حضرت سیدنا علیؓ سے مروی ہے کہ حضور پاکؐ کے وصال مبارک کے تین دن بعد ایک اعرابی
ہمارے پاس آیا اور (فرط رنج وغم) سے مزار پرانوار پر گر گیا۔ اور خاک پاک کو اپنے سر پر ڈالا
اور عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسولؐ جو آپؐ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپؐ نے اپنے رب
سے سیکھا وہ ہم نے آپؐ سے سیکھا اور اسی میں یہ آیت بھی تھی وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا الخ میں
نے اپنی جان پر بڑے بڑے ستم کئے ہیں اب آپؐ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں اے سراپائے

Scanned by TapScanner

شفقت ورحمت میری مغفرت کے لئے دعا فرمایئے۔

فَنُوْدِیَ مِنَ الْقَبْرِ اَنَّهٗ قَدْ غُفِرَلَكَ۔

تو قبر انور سے آواز آئی کہ تجھے بخش دیا گیا (تفسیر ضیاء القرآن)

نکتہ : اس آیہ مبارکہ سے سماعت وحیات نبیؐ پاک اور اس شخص کی بخشش کی بشارت ثابت ہے۔

(۵) ابو یعلی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ یَقُوْلُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیَنْزِلَنَّ عیسٰی ابْنُ مَرْیَمَ ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلٰی قَبْرِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ لَاَجَبْتُهٗ ۔

ترجمہ : (روای فرماتے ہیں) میں اللہ کے رسول کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عیسیٰؑ بن مریم ضرور (آسمان سے) نازل ہونگے پھر اس کے بعد اگر وہ میری قبر پر آکر یا محمدؐ پکاریں گے تو میں ضرور انکا جواب دونگا (تنویر الھدیٰ۔انباء الاذکیاء)

نکتہ : اس عربی عبارت میں ایک جملہ حضور پاکؐ نے اس استعمال فرمایا جو تاکید پر دلالت کرتا ہے اور وہ لَاَجَبْتُهٗ ہے کہ جس میں لام تاکید داخل ہے جو حیاۃ النبیؐ کی ایک واضح اور باتاکید دلیل ہے (اسی مفہوم کی روایت امام حاکمؒ نے مستدرک میں بھی ذکر فرمائی ہے)

(٦) اللہ کے ایک برگزیدہ بزرگ ایک شیخ الحدیث کی مجلس درس میں تشریف لے گئے تو شیخ الحدیث نے ایک حدیث یوں سنائی قال رسول اللہ ﷺ :

یہ سن کر اس اللہ والے نے فرمایا یہ حدیث باطل ہے اللہ کے رسول نے ایسا نہیں فرمایا تو شیخ الحدیث بولے آپ کو کس طرح پتہ چلا ؟ جواب میں بزرگ نے فرمایا : هٰذَا النَّبِیُّ ﷺ

Scanned by TapScanner

وَاقِفٌ عَلٰی رَأسِكَ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَمْ أقُلْ هٰذَا الْحَدِیْثَ۔

ترجمہ: یہ دیکھو اللہ کے رسول تمہارے سرہانے کھڑے فرمارہے ہیں کہ میں نے یہ حدیث نہیں کہی (تنویر الہدیٰ)

نکتہ : اس واقعہ سے تصرف واختیار نبیؐ ثابت ہوتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ دفاع حدیث کا پہلو بھی اجاگر ہوتا ہے اور ان بزرگ کے مرتبہ کا بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ **فنا فی الرسولؐ** کے درجہ میں ہیں۔

۷) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنی کتاب درثمین میں لکھتے ہیں کہ

اَخْبَرَنِیْ وَالِدِیْ اَنَّهٗ کَانَ مَرِیْضًا فَرَاٰی النَّبِیَّ ﷺ فِی النَّوْمِ فَقَالَ کَیْفَ حَالُكَ یَا بُنَیَّ ثُمَّ بَشَّرَهٗ بِالشِّفَاءِ وَاَعْطَاهُ شَعْرَتَیْنِ مِنْ شُعُوْرِ لِحْیَتِهٖ فَتَعَافٰی مِنَ الْمَرَضِ فِی الْحَالِ وَ بَقِیَتِ الشَّعْرَتَانِ عِنْدَهٗ فِی الْیَقْظَةِ فَاَعْطَانِیْ اِحْدَاهُمَا فَهِیَ عِنْدِیْ۔

ترجمہ : مجھے میرے والدؒ نے بتایا کہ وہ بیمار تھے تو انھوں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے فرمایا: اۓ میرے پیارے بیٹے آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ پھر آپؐ نے انہیں شفایابی کی خوشخبری دی اور اپنی داڑھی مبارک کے بالوں میں سے دو موئے مبارک عطا فرمائے تو (حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلویؒ فرماتے ہیں) میں اسی وقت صحت یاب ہو گیا۔

اور دو موئے مبارک حالت بیداری پر بھی ان کے پاس موجود تھے تو آپؒ نے ان دو میں سے مجھے ایک دیدیا جو میرے پاس موجود ہے۔

۸) حضرت ابوالخیرؒ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ پہنچا پانچ دن کا بھوکا تھا اور حضورؐ کے روضہ

Scanned by TapScanner

انور پر حاضری دی سلام عرض کیا پھر حضرت سیدنا ابوبکر وسیدنا عمر رضی اللہ عنھا کی بارگاہ میں سلام عرض کر کے حضور ﷺ کے روضۂ انور کے پاس جا کر یہ عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ آج کی رات آپؐ کا میں مہمان ہوں یہ کہہ کر مسجد نبوی میں ممبر شریف کے قریب آ کر سو گیا۔

فَرَاَیْتُ ﷺ فِیْ الْمَنَامِ وَاَبُوْبَکْرٍؓ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعُمَرؓ عَنْ شِمَالِہٖ وَعَلِیّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ بَیْنَ یَدَ یْہِ فَحَرَّکَنِیْ عَلِیّؓ وَقَالَ لِیْ قُمْ فَقَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقُمْتُ اِلَیْہِ وَقَبَّلْتُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ فَدَفَعَ اِلَیَّ رَغِیْفًا فَاَکَلْتُ نِصْفَہٗ وَانْتَبَھْتُ وَفِیْ یَدِیْ وَاللّٰہِ نِصْفَہٗ (روضہ الریاحین للیافعی مصری ۱۲۴ھ)

ترجمہ : تو میں نے اللہ کے رسول کو خواب میں دیکھا کہ آپ کی سیدھی جانب حضرت ابو بکر صدیقؓ اور بائیں جانب حضرت عمرؓ اور آپ کے روبرو حضرت علی ابی طالبؓ ہیں حضرت علیؓ نے مجھے حرکت دی اور مجھ سے فرمایا اللہ کے رسول ﷺ تشریف لائے ہیں اُٹھ میں اُٹھ کر آپ کی طرف گیا اور آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو آپ ﷺ نے مجھے ایک روٹی عطا فرمائی میں نے آدھی روٹی کھائی اور جب بیدار ہوا تو اللہ کی قسم باقی آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔

نکتہ : حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلویؒ اور حضرت ابوالخیرؒ کے ان خوابوں سے واضح ہوتا ہے کہ خواب ان کے تھے مگر حضور کی آمد حقیقی جسمانی تھی جس کا ثبوت شاہ صاحبؒ کے پاس بیداری کے بعد موئے مبارک کا وجود اور حضرت ابوالخیرؒ کے پاس روٹی کا آدھا ٹکڑا۔

نکتہ : حضور پاک کا ارشاد ہے۔ مَنْ رَآنِیْ فِیْ الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِیْ الْیَقْظَۃِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ)

ترجمہ : جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ عنقریب بیداری میں میری زیارت

Scanned by TapScanner

ترجمہ : جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ عنقریب بیداری میں میری زیارت کریگا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

نکتہ : اس حدیث شریف کے تین پہلو قابل ذکر ہیں پہلا۔ مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ جو خواب میں دیدار رسولؐ کے اثبات کے طور پر ہے تو دوسرا فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ جو حالت بیداری میں حضورؐ کے دیدار کے امکان پر دلالت کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ فنا فی الرسول ﷺ کا ایک درجہ مسلمہ ہے اور تیسرا وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ کہ حضورؐ کی مشابہت شیطان اختیار نہیں کرسکتا۔

امکان رویۃ نبیؑ وملکؑ پر ایک رسالہ امام جلال الدین السیوطیؒ نے بنام تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک تحریر فرمایا جس کا ترجمہ کی توفیق احقر کو ہوئی اس کا کچھ اقتباس آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

ابن فارس کی کتاب المنح الالھیۃ فی مناقب السادۃ الوفائیۃ من یہ روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے آقا حضرت علیؒ (یہ ایک جلیل القدر بزرگ ہیں) سے یہ فرماتے سنا کہ میں جب پانچ سال کا تھا تو حضرت شیخ یعقوبیؒ کے پاس قرأت پڑھتا تھا ایک دن میں معمول کے مطابق آیا تو بیداری میں اللہ کے رسول کو دیکھا نہ کہ نیند میں اور آپؐ سفید لباس زیب تن کئے ہوئے تھے پھر آپ ﷺ نے مجھے پڑھنے کا حکم دیا تو میں نے سورۃ الضحیٰ اور الم نشرح پڑھا پھر آپ ﷺ مجھ سے اوجھل ہوگئے اور جب میں گیارہ سال کا ہوا تو فجر کی نماز پڑھنے کے لیئے مسجد خرافہ میں نماز کیلئے رکعت باندھی تو حضور پاک کو اپنے چہرے کے روبرو پایا آپ ﷺ نے مجھ سے معانقہ فرمایا اور فرمایا۔ (وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ) پس اسی وقت مجھے عربی زبان عطا کردی گئی۔

Scanned by TapScanner

نکتہ : آپ کا سورہ ضحیٰ کی آخری آیت تلاوت فرمانا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ دیدار اللہ کی ایک نعمت ہے کہ جس کا ذکر تم کرو اور اس کے علاوہ اس میں ان لوگوں کے لئے یہ پیغام بھی ہے کہ حضورؐ باحیات ہیں جو لوگ آپ ﷺ کی حیات کے منکر ہیں۔

نکتہ : اس واقعہ سے تصرف واختیار نبیؐ ثابت ہورہا ہے

۲) كَانَ بِمَكَّةَ رَجُلٌ يُعْرَفُ بِابْنِ ثَابِتٍ قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً لَيْسَ اِلَّا لِلسَّلَامِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَيَرْجِعُ فَلَمَّا كَانَ فِيْ بَعْضِ السِّنِيْنَ تَخَلَّفَ لِشُغْلٍ اَوْ سَبَبٍ فَقَالَ بَيْنَا اَنَا قَاعِدٌ فِي الْحُجْرَةِ بَيْنَ الْقَائِمِ وَالْيَقْظَانِ اِذَا رَاَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا ابْنَ ثَابِتٍ لَمْ تَزُرْنَا فَزُرْنَاكَ

ترجمہ: شہر مکہ میں ابن ثابت نامی شخص معروف تھے وہ ۶۰ سال تک شہر مکہ سے مدینہ صرف اللہ کے رسول کو سلام عرض کرنے جاتے اور واپس لوٹ آتے کسی سال وہ کسی کام کے سبب نہ جا سکے (تو فرماتے ہیں کہ) میں کمرہ میں حالت بیداری و نیند میں بیٹھا تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ کا دیدار ہوا۔ اور آپؐ مجھ سے فرمارہے ہیں اے ثابت کے بیٹے تم ہم سے ملاقات کے لئے نہ آئے تو ہم تم سے ملاقت کے لئے آ گئے۔

نکتہ : دیکھئے کس درجہ ابن ثابتؒ کا اخلاص کہ شہر مکہ سے مدینہ صرف روضۂ رسول ﷺ پر سلام عرض کرنے کی نیت سے جاتے اور واپس آجاتے یہ ادا اللہ کے رسول کو ایسی پسند آئی اور حضرت ابن ثابتؒ کے مقدر کا ستارہ چمکا کہ خود حضور پاکؐ ان کے گھر تشریف لائے اور اس مقام کو شرف بخشا۔

۳) حضرت عفیف الدین الیافعیؒ ''روضۃ الریاحین'' میں فرماتے ہیں کہ شیخ کبیر، شیوخ عارفین کے رہنما، اپنے اھل زمانہ کی برکت حضرت ابو عبداللہ القرشیؒ فرماتے ہیں کے جب

Scanned by TapScanner

دیار مصر میں بڑی گرانی کا دور دورہ ہوا تو میں دعا کے لئے متوجہ ہوا تو مجھسے کہا گیا کہ تم میں سے کسی کی دعا اس معاملہ میں سنی نہیں جائیگی تو میں ملک شام گیا اور جب حضرت خلیل اللہ کی قبر انور کے پاس پہنچا تو حضرت خلیل اللہؑ کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؑ اپنے نزدیک میری مہمان نوازی اہل مصر کے لئے دعا کی شکل میں فرمایئے۔ تو آپؑ نے ان کے لئے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی حالت تنگی کو دور فرما دیا۔

نکتہ : حضرت ابو عبداللہ القرشیؒ کو حضرت ابراہیم خلیلؑ اللہ کا بیداری میں دیدار اور اہل مصر کے حق میں دعا فرمانا۔ حیاۃ الانبیاء ورسل علیھم السلام کی واضح دلیل ہے کہ جس کا انکار کم عقلی کا ثبوت ہے۔

۴) حضرت شیخ تاج الدین بن عطاء اللہؒ "**لطائف المنن**" میں فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت شیخ ابو العباس سے المرسیؒ سے عرض کیا یا سیدی اپنے اس ہاتھ سے مجھ سے مصافحہ فرمایئے کیونکہ آپ نے نیک لوگوں سے ملاقات کی ہے اور مقدس شہروں کو تشریف لے گئے تو جواب میں آپ نے فرمایا میں نے اپنی اس ہتھیلی سے صرف اللہ کے رسولؐ سے مصحافہ کیا ہے (یعنی اب اس ہتھیلی سے کسی سے مصافحہ نہ کرونگا)

نکتہ : یہ وہ حضرت ابو العباس المرسیؒ ہیں کہ جب اللہ کے رسول ﷺ کو سلام عرض کرتے تو جواب آتا اور جب آپ ﷺ کے ساتھ گفتگو کرتے تو آپ ﷺ کی جانب سے جواب ملتا۔

اور فرماتے ہیں کہ اگر اللہ کے رسول ﷺ پل بھر کے لئے مجھ سے غائب ہوئے یا اوجھل ہوئے تو میں خود کو مسلمانوں میں شمار نہیں کرونگا۔

نکتہ : پتہ چلا کہ فنا فی الرسول ﷺ کا درجہ صرف حیاۃ الانبیاء ورسل علیھم السلام کے ثبوت

Scanned by TapScanner

کے لئے خاص ہے۔

ایک روایت مفسرقرآن جلال الدین السیوطیؒ کی کتاب انباء الاذکیاء لحیاۃ الا نبیاءؑ سے

۵) حضرت زبیر بن البکارؒ کتاب، اخبار المدینۃ میں سید التابعین حضرت سعید بن میبؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن میبؒ نے فرمایا میں ایام حرہ میں میں مسلسل قبر رسولؐ سے اذان اور اقامت کی اذان کی آواز سنتا تھا۔ یہاں تک کہ لوگ دوبارہ مسجد نبوی میں آنے لگے۔

نوٹ: ایام حرہ یعنی مدینہ منورہ کے سب سے شدید دن تھے جن میں یزیدیوں کی بربریت کا دوردورہ تھا اور جوراہ میں نظر آتے وہ انہیں شہید کردیتے

ایام حرہ ۶۱ھ میں واقع ہوا تھا اور یہ مدت تین دن تھی۔

نکتہ: حضور پاک کی قبرانور سے صرف اذان کی ہی نہیں بلکہ اقامت کی بھی آواز آتی تھی یعنی اذان نماز کا اعلان ہے اور اقامت نماز کے آغاز کا اعلان جو نماز کی ادائیگی کی طرف اشارہ ہے۔

۶) **عَنْ سُلَیْمَانَ بِنْ سَحِیْمٍؒ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ النَّوْمِ فَقُلْتُ۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَاتُوْنَکَ فَیُسَلِّمُوْنَ عَلَیْکَ اَتَفْقَه سَلَامَھُمْ ؟ قَالَ نَعَمْ وَاَرُدُّ عَلَیْھِمْ۔**

ترجمہ: حضرت سلیمان بن سحیمؒ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا میں بحالت نیند حضور پاکؐ کا دیدار کیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ یہ لوگ جو آپؐ کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور آپؐ کو سلام عرض کرتے ہیں تو کیا آپؐ ان کا سلام سمجھتے ہیں؟ اس پر آپؐ نے فرمایا ہاں میں ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں

Scanned by TapScanner

(کتاب حیاۃ الانبیاء، الامام البیہقی الشافعیؒ، ۱۳۴۹ھ)

اوراسی کتاب میں امام بارزیؒ کا فتویٰ بھی درج ہے جو حیاۃ الانبیاءؑ کے حق میں ہے

کچھ دیگر روایات

۷)عن ابن عباس: قَالَ لَقَدْ سَلَكَ فِجَّ الرَّوْحَاءِ سَبْعُوْنَ نَبِيّاً حُجَّاجًا عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوْفِ وَلَقَدْ صَلّٰى فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ سَبْعُوْنَ نَبِيّاً۔

ترجمہ: مقام روحاء سے حج کی غرض سے (۷۰)انبیاءؑ اونی لباس زیب تن کئے ہوئے گزرے اور مسجد خیف میں ستر انبیاءؑ نے نماز ادا فرمائی (امام حاکم نے امام طبرانی اور امام بیہقی نے اسے روایت فرمایا)

۸) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ جب میں اس حجرہ میں داخل ہوتی جہاں اللہ کے رسولؐ اور میرے والدؓ مدفون ہیں تو (پردے) کا کپڑا ہٹا دیتی اور کہتی یہ تو میرے شوہر اور والد ہیں لیکن جب ان کے پہلو میں حضرت عمرؓ کو دفن کیا گیا تو خدا کی قسم میں وہاں عمرؓ سے حیا کے طور پر مکمل پردے کے ساتھ داخل ہوتی (امام احمد بن حنبلؒ اور امام حاکم نے اسے روایت کیا)

نکتہ: غور کریں حضرت عائشہ صدیقہؓ کا کیا عقیدہ تھا کہ وہ اس ہستی سے پردہ فرما رہی ہیں جو دنیا سے پردہ فرما چکے ہیں اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ حضرت عمرؓ کو باحیات تصور کرتی تھیں اسی لئے پردہ کا اہتمام فرماتیں۔

۸) جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا اے علیؓ جب میں وفات پاؤں مجھے اپنے اس ہاتھ سے غسل دینا جس سے آپؓ نے اللہ کے رسولؐ کو غسل دیا تھا پھر مجھے خوشبو لگانا اور مقام رسول ﷺ تک لیجانا اور میری تدفین کی

Scanned by TapScanner

اجازت طلب کرنا اور اگر مل جائے تو اندر لیجانا ورنہ مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا (راوی فرماتے ہیں کہ آپؓ کو غسل دیا گیا اور کفنایا گیا اور میں پہلا شخص تھا جس نے دروازہ رسولؐ پر جا کر اجازت چاہتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ ابوبکرؓ آپ سے اجازت چاہتے ہیں تو دروازہ کھلا اور میں نے قائل کو یہ کہتے سنا

اَدْخِلُوا الْحَبِیْبَ اِلٰی حَبِیْبِهٖ فَاِنَّ الْحَبِیْبَ اِلٰی الْحَبِیْبِ مُشْتَاقٌ۔

ترجمہ: محبوبؓ کو اس کے محبوبؐ کے پاس لے کیونکہ ایک محبوبؐ دوسرے محبوبؓ کا مشاق ہے (ابن عساکرؒ اور امام سیوطیؒ نے اسے روایت کیا)

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ الخ

اے ایمان والو اپنی آوازوں کو نبیؐ کی آواز سے بلند نہ کرو اور آپس میں جس طرح زور سے بات کرتے ہو نہ کرو کہ کہیں تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں تو تمہیں شعور بھی نہ ہوگا۔

نوٹ: یہ آیتِ مبارکہ آج بھی روضہ رسولؐ کی جالی مبارک کے اوپر ایک تختی پر تحریر ہے جو آنے والے کو اس بات کا اشارہ دیتی ہے کہ اور یہ یقین دھانی کراتی ہے کہ آج بھی آواز پست رکھنے کا حکم برقرار ہے بالکل اسی طرح جس طرح زمانہ رسالتؐ میں تھا اور جو حضور پاکؐ کی حیات کی طرف اشارہ بھی کرتی ہے۔ کہ جس طرح تم روبرو رسول ﷺ کے وقت آواز پست رکھتے تھے اور آج بھی یہی تصور رکھتے ہوئے اپنی آوازوں کو پست رکھو۔

(۱۰) حضرت سید احمد رفاعیؒ جب ۵۵۵ھ میں مدینہ منورہ پہنچے تو روضہء رسول ﷺ کے روبرو کھڑے ہوئے اور ہزاروں لوگ یہ منظر دیکھ رہے ہیں پھر آپؒ نے یوں سلام عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا جَدِّیْ تو حضور پاک ﷺ روضہء پاک کے اندر سے ان الفاظ میں جوابا فرمایا وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ جیسے آپؒ نے سنا حالت وجد میں آگئے

چہرے کا رنگ بدل گیا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور پھر کھڑے ہو کر روتے ہوئے عرض کیا

آپ سے دوری کی حالت میں اپنی روح کو اس سرزمین پر بھیجا کرتا

جو اس زمین مبارک کو بوسا دیتی اور میری نیابت کرتی

اور اب بذات خود میں حاضر ہوں

اپنے دست مبارک کو دراز کیجیئے تا کہ یہ ہونٹ اس سے برکت کا حصہ حاصل کریں ۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ

فَمَدَّ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ الشَّرِيْفَةَ الْمُبَارَكَةَ فَقَبَّلَهَا۔

ترجمہ: پھر ان کے لیئے اللہ کے رسول ﷺ نے اپنا دست مبارک دراز فرمایا تو حضرت کبیر احمد رفاعیؒ نے دست مبارک کو بوسہ دیا۔

نوٹ: یہ منظر وہاں موجود ہزار ہا لوگوں نے دیکھا (یہ روایت تفسیر ضیاء القرآن اور کتاب جواز الاجتماع بالرسول ﷺ فی الیقظة والاخذ منه میں موجود ہے)

حَيَاةُ الصَّالِحِيْنَ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ

(۱) حضرت علی بن الہیتیؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اور شیخ بقا بن بطوؒ حضرت شیخ عبد القادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ کی زیارت کو گئے میں نے دیکھا کہ امام احمدؒ قبر سے نکل کر حضرت شیخ عبد القادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو سینہ سے لگایا اور خلعت پہنائی۔

(۲) میرے جد حضرت سید شاہ مسیح الدین حسینی القادری المعروف چاند پاشاہ صاحبؒ ابن عاشق رسول ﷺ حضرت سید شاہ اعظم علی شائقؒ فرمایا کرتے تھے کہ نماز فجر سے قبل ہم

Scanned by TapScanner

حضرت قطب الہند غوث دکن سیدنا میر شجاع الدین حسین قادری علیہ الرحمۃ والرضوان کی بارگاہ میں حاضری دیتے تو خاص طور پر آپؒ کے نعلین کو دیکھتے کہ بھیگے ہوئے ہیں ایسا محسوس ہوتا کہ ابھی حوض سے وضو فرما کر تشریف لائے ہیں ۔
(اللہ تعالیٰ تا قیام قیامت آپؒ کے خانوادہ کے فیض کو جاری رکھے ۔آمین)

(۳) عاشق رسول ﷺ حضرت سید شاہ اعظم علی شائقؒ کے متعلق یہ بات مشہور ہیکہ آپؒ نے حج کو روانہ ہونے کے وقت اپنی مبارک اولاد سے فرمایا تھا کہ میں حج سے واپسی کے وقت آپ سب کے لیئے کھلونے لاؤنگا لیکن دوران حج وزیارت روضۂ رسول ﷺ جب آپؒ کی روح مبارک جسم سے جدا ہوئی تو آپؒ کے جسم مبارک کو حیدر آباد دکن لا گیا اور جنازہ جیسے ہی گھر میں لایا گیا تو بچے دوڑتے ہوئے آئے کہ ابا جان کھلونے لے آئے ہیں انہیں کیا پتہ تھا کہ ایک محبوب اپنے محب سے جا ملا تو جیسے ہی بچے قریب آئے آپؒ نے اپنی آنکھیں کھول دیں تو کسی نے آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ تصرفات عطاء خداوندی ہیں جو اک راز ہیں انہیں راز ہی رہنے دیجئیے ۔

(۴) ایک مرتبہ عاشق رسول ﷺ حضرت سید شاہ اعظم علی شائقؒ نے ایک خوبصورت جیبی گھڑی خریدی جو آپؒ کو بہت پسند تھی اتفاق کی بات یہ ہیکہ ایک رات حضرت موصوفؒ اور آپؒ کے برادر نسبتی حسینی پاشاہ صاحب رات دیر گئے تک گفتگو میں مصروف رہے اور بعد ازاں سو گئے دوسرے دن وہ جیبی گھڑی حضرتؒ کے پاس نہ دیکھکر حسینی پاشاہ صاحب نے دریافت کیا تو آپؒ نے لاعلمی کا اظہار کیا تو حسینی پاشاہ صاحب نے کہا کہ اگر آپ چور کا نام نہ بتائینگے تو میں پولس میں رپورٹ کردونگا تو اس پر حضرت موصوفؒ نے ان سے یہ وعدہ لیا کہ وہ کسی کو چوری اور چور کے بارے میں نہ بتائیں اور انہیں تفصیل بتادی اور حضرت شائقؒ کے انتقال کہ کچھ عرصہ بعد حسینی پاشاہ صاحب آپؒ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے اس

Scanned by TapScanner

چوری کا بھی آپ نے ذکر کر دیا تورات کو خواب میں دیکھتے ہیں کہ حضرت شائقؒ تشریف لائے ہیں اور فرمار ہے ہیں :تم نے عہد شکنی کی اور گھڑی کی چوری کا حال بتادیا اچھا کیا کہ چور کا نام نہیں بتایا اگر آپ چور کا نام بتانے کا ارادہ کرتے تو میں اس وقت آپ کے باز و کھڑا تھا آپ کی زبان پکڑ لیتا ۔

نوٹ: یہ ہے اللہ والوں کی حیات۔

(اس واقعہ کو عطا محمد حسین نے اپنے ایم۔اے کے مقالہ شائقؒ کی حیات اور نعت ومنقبت میں ذکر کیا ہے)

(۵) سورۃ الملک کی فضیلت میں ایک روایت۔

نبی کریم کے ایک صحابیؓ نے ایک قبر پر اپنا خیمہ نصب کیا اور انہیں یہ پتہ نہ تھا کہ یہاں قبر ہے (کیونکہ قبر کے کوئی آثار وہاں نہ تھے) پس انھوں نے سنا کہ کسی انسان نے (اس قبر کے اندر سے) سورہ ملک کی تلاوت اختتام تک کی۔تو وہ حضورؐ کے پاس آئے اور اس کی اطلاع دی تو حضور پاکؐ نے فرمایا:هِیَ الْمَانِعَةُ هِیَ الْمُنْجِیَةُ تُنْجِیْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (أخرجه الترمذی وغیرہ)

یعنی یہ سورۃ مَانِعَةٌ اور مُنْجِیَة ہے یعنی یہ سورہ پڑھنے والے کو عذاب قبر سے نجات دلاتا ہے۔

نوٹ : غور فرمائیں کہ حضور پاکؐ نے اس قبر کے اندر سے تلاوت کرنے والے اور آواز تلاوت کا انکار نہ فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ کیا مردے بھی کبھی قرآن پڑھتے ہیں؟

بلکہ آپؐ نے اس سورہ کی فضیلت بیان فرمائی

Scanned by TapScanner

(٦) حامل کفن کا واقعہ۔

احمد بن علی بن ثابت البغدادی بیان کرتے ہیں کہ محمد بن یحییٰ البغدادی جو حامل کفن کے نام سے مشہور تھے تو موصوف جب انتقال ہوا تو انہیں غسل دیا گیا، کفنایا گیا اور انکی نماز جنازہ پڑہی گئی اور دفن کر دیا گیا تو پہلی رات ایک کفن چور آیا اور قبر کھودی پھر کفن کی گرہیں کھولنے لگا تو وہ سیدھے اٹھ کر بیٹھ گئے اور کفن چور تیزی سے بھاگ کھڑا ہوا تو موصوف قبر سے کفن تھامے ہوئے نکلے اور اپنے اہل وعیال کے پاس گئے جو رو رہے تھے دروازہ پر دستک دی تو اہل خانہ نے پوچھا کون ہے؟ تو کہا میں ہوں اس پر گھر والوں نے کہا ہماری پریشانی اور نہ بڑھاؤ تو پھر موصوف نے کہا اے لوگو دروازہ کھولو خدا کی قسم میں ہوں تو انہوں نے آواز پہچانی اور دروازہ کھولا اور ان کا غم خوشی میں بدل گیا تو اسی دن سے انکا نام حامل کفن رکھ دیا گیا اور ۳۰۰ھ میں ان کی وفات ہوئی ۔ (الوافی بالوفیات ، سکب العبرات للموت والقبر والسکرات)

نوٹ : کفن چور اتنی مشقت کر کے کفن اس لیئے چراتے تھے کہ جس گھر میں چوری کرنی ہوتی تو وہ اس گھر پر اس کفن کو ڈال دیتے اور اس رات اس گھر والوں کو بیہوشی جیسی نیند آجاتی اور چور اپنا کام بآسانی انجام دیدیتا ۔

(٧) حضرت سیدنا سید شاہ عبداللطیف قادری حموی لا اباليؒ کا وجئے نگر حکومت کے آخری گورنر راجہ گوپال کی لڑکی کو زندہ فرمانا ۔ (اللہ تعالیٰ تا قیام قیامت آپؒ کے خانوادہ کے فیض کو جاری رکھے ۔آمین)

نوٹ: غور کریں کہ اللہ والوں کی زبان مبارک میں یہ تاثیر کہ مردے زندہ ہوجائیں تو خود ان کی حیات کا کیا حال ہوگا۔

(٨) ماڈرن سائنس بھی تصور حیات بعد الموت رکھتی ہے ملاحظہ فرمائیں

ایک Italian Neurosurgeon Dr.Sergio Canavero نے American Academy of Neurological and Orthopaedic Surgeons کی ایک

Scanned by TapScanner

سالانہ میٹنگ جو US کے Maryland میں ہوئی جس میں اس نے اس یقین کے ساتھ یہ کہا کہ He has a 90 Percent Chance of Success اوراسکا مریض ایک 30 سالہ Russain نوجوان ہوگا اور یہ Surgery 2017 میں انجام دی جائیگی جس میں تقریبا 100 ڈاکٹر حصہ لینگے اور خرچ 15m$ (پندرہ ملین ڈالر) آئیگا۔

نوٹ : ایک جسم سے سر کو جدا کرنا یہ تصور موت ہے لیکن اسے HEAD TRANSPLANT or PLANTING THE HEAD کا نام دینا یہ تصور حیات بعد الموت ہے اور جس دوسرے جسم میں یہ سر لگایا جارہا ہے اس میں حیات اللہ کے حکم پر موقوف ہے جسکا ذکر ہم نے ابتداء کتاب میں کردیا ہے۔

نوٹ: اور بہت سارے واقعات ہیں لیکن طوالت کہ خوف سے اسی پر میں اختصار کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ میری اس سعی کو بطفیل پنجتن پاک قبول فرمائے آمین ۔

مصادر ومراجع

1. تفسير در منثور
2. تفسير ضياء القرآن
3. سيرت ضياء النبى ﷺ
4. من عاش بعد الموت
5. تنوير الهدى
6. انباء الاذكياء
7. المستدرك
8. روضة الرياحين
9. تنوير الحلك
10. حياة الانبياء للامام البيهقى
11. مسلم شريف
12. الوافى بالوفيات
13. سكب العبرات للموت والقبر والسكرات

Scanned by TapScanner

Mohammed Wasi Ahmed
Prop.

Cell:8686472527
9346879941

M.O. Caterers

VEG. & NON. VEG.

Deccani, Mughlai, Chinese, Arabiyan
& Other Delicious Dishes
We take all types of Function Orders



Prop.
M.A.Raheem Khan
M.A.Kareem Khan

Ph : 040-64579716
Cell : 9912508125

Al-Kareem Medical Hall

CHEMIST & DRUGGIST

16-8=15/12/C, Opp. Kumarwadi Colony,
Edi Bazar, Hyderabad.

Scanned by TapScanner